ناظم دارالعلوم

احوال وکوائف

دارالعلوم حقانیہ

واردین وصادرین | دارالعلوم میں ہر طبقۂ خیال اور مکتبِ فکر کے واردین وصادرین کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ ۸ر جولائی ۱۹۷۳ء کو پشاور جاتے ہوئے متعدد قومی وسیاسی اور مذہبی رہنما کچھ دیر کیلئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سے ملاقات اور دارالعلوم کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا مفتی محمود کی معیت میں مولانا شاہ احمد نورانی مولانا ازہری، متحدہ محاذ کے جنرل سیکرٹری پروفیسر غفور احمد اور جناب چودھری ظہور الٰہی صاحب نے قدم رنجہ فرمایا۔ طلبہ کی خواہش پر ان حضرات نے چند منٹ کیلئے خطاب بھی فرمایا۔ مولانا نورانی نے فی البدیہہ عربی میں علم دین اور علماء کی فضیلت بیان کی انہوں نے کہا کہ دارالعلوم کی علمی و دینی مرکزیت اور شہرت کی وجہ سے یہاں آنا میری دیرینہ خواہش تھی۔ یہاں کے طلبہ کے چہروں پر علوم نبوت کے انوار محسوس ہو رہے ہیں۔ چودھری ظہور الٰہی صاحب نے کہا کہ قدر و منزلت کی اس محفل میں شرکت اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا ہوں۔ برائیوں کی وجہ سے قوم ظلم میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر موت کی نیند نہ ہو تو قومیں جاگ اٹھتی ہیں۔ مگر اب بھی اللہ کے فضل سے کچھ لوگ شمع ہدایت روشن کئے ہوئے ہیں جسکی مثال یہ دارالعلوم ہے۔ جناب پروفیسر غفور احمد صاحب نے فرمایا کہ یہاں کی حاضری کو خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ آسمان کا سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ مگر اللہ کی بندگی اطاعت اور علوم کا سورج مغرب سے طلوع ہوا۔ دارالعلوم جیسی درسگاہیں پاکستان قائم رکھنے والے لوگوں اور اسلام چاہنے والوں کے ہیں۔ یہاں سے نکلنے والے روشنی کے چراغ اور پہاڑی کے نمک ہیں۔ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری نے کہا کہ یہ ادارہ حضورؐ کے پیغام کا حامل ہے۔ علماء کے مساعی سے دستور قدرے اسلامی ہوا۔ اور ایسی ہی جدوجہد سے ملک دین و دنیا کے اعتبار سے پھولتا پھیلتا نظر آئے گا۔ انشاء اللہ۔ قائد وفد مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا کہ میں تو ہفتہ دو ہفتہ میں ضرور آپ کے پاس آتا ہوں۔ یہاں میری حیثیت میزبان کی ہے۔ انہوں نے معزز مہمانوں کا اپنے اور حضرت شیخ الحدیث کی طرف سے یہاں آمد پر شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہماری جدوجہد ہے کہ جو علوم قرآن وحدیث آپ یہاں حاصل کر رہے ہیں اسے ملک میں جاری کر سکیں اور دین کا نظام قائم ہو۔ معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ بھی کیا اور کتاب الآراء میں تاثرات قلمبند کئے۔